مسلمانانِ ہند کا نصب العین

فاضل مصنف نے اپنی اس کتاب میں ہندی مسلمانوں کے نصب العین سے بحث کی ہے۔ پہلے تو انھوں نے ہندستان کی تاریخی اور جغرافی تقادیر کی روشنی میں یہ بتایا ہے کہ ہمارے لیے پاکستان، سلطنت اندر سلطنت اور تہذیبی منطقوں والی تمام اسکیمیں مضر اور ناقابلِ قبول ہیں۔ پھر انھوں نے ہندوؤں کی ذہنی کیفیت کا، نیز ان کی تمدنی اور معاشرتی خصوصیات کا تجزیہ کرتے ہوئے یہ ثابت کیا ہے کہ ہندوؤں اور مسلمانوں کو ملا کر متحدہ قومیت بنانے کا تصور تو درکنار، ان دونوں قوموں کی تہذیبی فطرتوں میں ایسا بعد المشرقین ہے کہ سرے سے کسی طرح کا اتحاد ممکن ہی نہیں اور جو مسلمان زعما اپنی قوتوں کو اس شے نایافتنی کے حصول میں خرچ کر رہے ہیں وہ گویا قضائے مبرم سے لڑ رہے ہیں، اور ان کا یہ کہنا کہ مسلمان بغیر ہندو کا سہارا لیے آزادی کی نعمت کسی طرح حاصل نہیں کر سکتے، انتہائی بزدلی دون ہمتی اور حقیقت ناشناسی پر دلالت کرتا ہے۔ آخر میں انھوں نے بتایا ہے کہ مسلمانوں کے لیے اس وقت ایک اور صرف ایک نصب العین ہو سکتا ہے اور وہ یہ کہ سارے ہندستان پر بلاشرکت غیرے اپنی حکومت قائم کریں۔ خود اسی میں اس پورے ملک کی آزادی کا راز مضمر ہے (ہمارا قومی نصب العین کیا ہونا چاہیے تالیف: خان فضل کریم خان صاحب درانی پر تبصرہ: صدر الدین اصلاحی)۔

اجتہاد: اسلام کسی خاص زمانے کی مذہبی تحریک نہیں ہے جس کی بنیاد وقتی اور مکانی حالات پر ہو۔ بلکہ یہ ایسے اصولوں کا مجموعہ ہے جو انسانی فطرت کے حقائق پر مبنی ہیں اور عام قوانین فطری کے ساتھ کامل موافقت (harmony) رکھتے ہیں۔ انسان کے حالات اور خیالات خواہ کتنے ہی بدل جائیں، مگر اس کی فطرت ہر حال میں جوں کی توں رہتی ہے۔ زمانہ خواہ کتنے ہی پلٹے کھائے، بہرحال کائنات فطرت کے حقائق اور قوانین میں کوئی تغیر واقع نہیں ہوتا۔ لہٰذا جو فطری اصول طوفان نوحؑ کے وقت انسانی زندگی کے لیے مفید تھے وہی اس بیسویں صدی میں بھی مفید ہیں، اور وہی پانچ ہزار سنہ عیسوی میں بھی منزل سعادت کی طرف انسان کی رہنمائی کے لیے کافی ہوں گے۔ تغیر جو کچھ بھی ہو گا ان فطری اصولوں میں نہیں بلکہ بدلنے والے حالات پر ان کے انطباق (application) میں ہو گا۔ اسلام کی اصطلاح میں اس کا نام اجتہاد ہے، یعنی اصولوں کو ٹھیک ٹھیک سمجھ کر قانون کی اسپرٹ کے مطابق نئے حالات پر منطبق کرنا۔ اور یہ اجتہاد ہی وہ چیز ہے جو نظام اسلامی کو ایک محرک و متحرک (dynamic) نظام بناتا ہے اور اس کے قوانین کو حالات و ضروریات کے مطابق مرتب (adjust) کرتا رہتا ہے (ابوالاعلیٰ مودودی، اشارات، ترجمان القرآن، جلد ۱۴، عدد ۵، جمادی الاولیٰ ۵۸ ۱۳ھ، جولائی ۱۹۳۹ء)۔